ہمعصرونکو دوستانہ نصیحت

ہمارے ہمعصر احباب بخوبی جانتے ہین کہ اہم جنگ جدال کو ہم ایکمدت سے ترک کرکے باہمی مصالحت اصلاح
کیطرف متوجہ ہین ایسی حالتمین ان لوگون کو جو ہماری طرح اصلاح یا ریفارمیشن کے منصب پر ہین
کب مناسب ہی کہ وہ ہم سے چھیڑ چھاڑ رکھین - اور وہ بھی ایسے امور مین جنمین چھیڑ چھاڑ ہا
برآوردن سے بڑھکر کوئی ثمرہ ندی ؟

ایک ہمعصر مدت سے ان امور کو ثابت کرنیکے درپے ہین کہ مولف اشاعة السنة (۱) امام
ابو حنیفہ کا توہین کنندہ ہی اور اُسنے نوح بن الفرغانی (۲) کو نوح ابن مریم قرار دیا ہی - اور امام بخاری (۳) نے
دو بچون کیلئے ایک بکری کا دودہ پینے سے رضاعت کا فتوی دیا تھا جسکی سبب انکا بخارا سے اخراج ہوا -
ہر چند ہم انکو بلا تخاطب و تجاہر دو دفعہ (نمبر ۱۲ جلد ۸ و نمبر ۱ جلد ۹) مین سمجھا چکے ہین کہ ہم امام ابو حنیفہ
کی توہین کو بیدینی جانتے ہین اور اس امام والاشان کے دل معتقد ہین - اور ہمنے نوح بن الفرغانی کو
نوح بن ابی مریم قرار نہین دیا - نوح بن الفرغانی کی نسبت جو کچھ کہا ہی تعلیقاً و شرطیہ طور پر کہا ہے -
اور امام بخاری نے بکری کے دودہ سے رضاعت ثابت ہونیکا فتوی نہین دیا ہی بخارا سے انکے اخراج کا سبب اور
ہی جو ثقات اہل سیر نے بیان کیا ہی" - ولیکن وہ صاحب نہین مانتے اور اپنی اسی بدگمانی و غلط بیانی پر
اصرار کئے جاتے ہین -

و معہذا وہ اپنی بدگمانی و غلط بیانی کا اثبات ایسے بیان و دلائل سے کرتے ہین جسمین نظر
کرنا (چہ جائیکہ انکا جوابدینا) محض لاطائل نظر آتا ہے - اسکی تمثیل مین ہم انکا ایک بیان پیش کرتے ہین -
ہمنے انکے الزام دوم ("کہ مولف اشاعة السنة نے نوح ابن الفرغانی کو نوح بن ابی مریم قرار دیا ہی") کے جواب
مین نمبر ۱۲ جلد ۸ مین کہا تھا کہ ہمنے ابن الفرغانی کو ابن ابی مریم قرار نہین دیا بلکہ تعلیقاً اور شرطی طور پر
کہا ہی کہ اگر یہ نوح وہ نوح ہی تو یہ شخص لائق اعتبار نہین ہی اور شرطیہ مین امکان مقدم ضروری نہین بلکہ
تعلیق بالمحال بھی جائز ہے" - اسکے جواب مین آپنے بے سمجھے بن سوچے یہ فرمایا تھا کہ
جہان تعلیق بالمحال نہو وہان مقدم کا وجود ضروری ہی" اسکے جواب مین ہمنے نمبر ۱ جلد ۹ مین

لکھا تھا کہ اگر ہماری قضیہ اِن کان نوح ابن الفرغانی ابن ابی مریم فلا یحل الاعتماد علیہ مین تعلیق بالمحال نہین اور تعلیق بالممکن ہی اور ابن الفرغانی کا ابن ابی مریم ہونا ممکن و مسلم ہے تو پھر اصل اعتراض کہان باقی رہتا ہی" اور اسکے ساتھ یہ بھی عرض کیا تھا کہ افسوس نافہم و عالم اور یہ ہوس نکتہ چینی اشاعۃ السنۃ" جسمین اس امر کیطرف اشارہ تھا کہ آپ ہماری بلکہ اپنی مونہہ کی نکلی ہوئی بات کو نہین سمجھتے تو پھر آپکو ہوس نکتہ چینی کب زیبا ہی۔ اسکے جواب مین آپ نے فرمایا ہی کہ قضیہ ان کان نوح بن الفرغانی الخ مین حکم فرضی و تقدیری ہی نہ واقعی و نفس الامری اور واقعی طور پر یہ قضیہ کاذب ہی اور اسکی تائید مین اس عبارت سلم کو پیش کیا ہی" قال العلامۃ الدوانی کذب الشرطیۃ فی جمیع الاوقات الواقعیۃ لا یلزم منہ کذبہ فی الاوقات التقدیریۃ فالنہار یقتۃ فی جمیع اوقات قدر (ای فرض) فیہا حماریۃ زید ثابتۃ لہ وان کانت بحسب الاوقات الواقعیۃ مسلوبۃ عنہ" جس سے یقیناً ثابت ہوتا ہی کہ وہ حضرت نہ حکم کے معنی جانتے ہین اور قضیہ شرطیہ کے کذب و صدق کے معنے سے واقف ہین اور نہ اس عبارت سلم کے (جسکو انکے مدعا سے بال کی برابر تعلق نہین ہی) معنے سمجھتے ہین۔

لہٰذا ہم اب ان کو درپردہ بھی مخاطب نہین بناتے اور انکی کسی بات کا جواب نہین دیتے جنکا مبلغ فہم یہ ہی کہ وہ اپنے مونہہ سے نکلی بات بھی نہین سمجھتے اور بحث ایسے امور مین کرتے ہین جنسے کوئی ثمرہ و نتیجہ [illegible] انسے خطاب کرنا اپنی اوقات کی خونریزی کرنا ہی آئندہ وہ ہم سے خطاب کی ہوس کرینگے تو [illegible] کرینگے۔ ہان انکو اپنی غلط فہمی کا یقین نہو تو ہم انکو کسی منصف مسلم الطرفین سے اس امر کا یقین دلا سکتے ہین۔ یہ امر منظور ہو تو ہم کسی منصف مسلم الطرفین کا نام اور صورت سوال جسپر منصف رائے ظاہر کریگا درج رسالہ کرین *

ایک [illegible] ان اور ہین جو محض اپنی غلط فہمی سے ہم پر ایک الزام جما کر معترض ہوئے ہین باوجودیکہ وہ ہمارے انکار مباحثہ پر ہمکو تحریری عہد دے چکے ہین کہ ہم انشاء اللہ تعالیٰ ہرگز جدل کو راہ نہ دینگے آپ ضرور اپنا پرچہ میری پاس روانہ کیا کرین"

ہمنے ایک شخص کی نسبت جسکو ہم دلی دوست رکھتے ہین اور وہ ہمکو لکھا تھا کہ انکو اپنی تصانیف تحقیق کا التزام نہین" جسکے معنے کس و ناکس بھی سمجھتا ہی کہ انمین تحقیق و عدم تحقیق دونو کا دخل ہے * اس نوجوان نے ہمارے اس فقرہ کا مطلب قرار دیا ہی کہ اس شخص کی تصانیف تحقیق سے خالی ہین" اور پھر ہم پر یہ اعتراض قائم کیا ہی کہ یہ امر تمہارے بیان رسالہ نمبر فلان و فلان کی مخالف ہی * انکی اعتراض کا یہی جواب ہے کہ وہ لائق جواب خطاب نہین ہی۔ معترض اپنی کلام کا مطلب خود نہین سمجھا سمجھتا تو یہ کلام مونہہ سے نہ نکالتا۔ ہمارے اس جواب کو انہی بھی کافی نہ سمجھا اور آئندہ پھر جدال کیطرف رخ کیا تو ہم اس سے بھی اپنے پرچہ کا مبادلہ بند کر دینگے اور ایسے بے معنی جھگڑون مین اپنی اوقات کی خونریزی کو [illegible]

[illegible] اسلئے کہا ہے کہ بلواحد تو پہلے ہی ایسے خطاب نہین کیا گیا۔